OPEN ACCESS
AL-TABYEEN
(Bi-Annual Research Journal of Islamic Studies)
Published by: ***Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore.***

ISSN (Print) : 2664-1178
ISSN (Online) : 2664-1186
Jul-Dec-2021
Vol: 5, Issue: 2
Email: altabyeen@ais.uol.edu.pk
OJS: hpej.net/journals/al-tabyeen/index

شریعت اسلام کی رو سے خواتین کی زیب وزینت

حافظہ ثمن سرور*

ڈاکٹر عبدالرشید قادری**

ABSTRACT

This article identifies concept of women beautification in the frameworld of Islam. The article beautification of women and its concept in the main sources of Islam. Quran verses and Prophet's Saying Hadith/Sunnah (Blessing of Almighty Allah SHW) in addition to the opinions saying of Islamic scholars.

The paper aims to study design and spatial relationship in health and beauty treatment by blending modern settings within Islamic perspective. Beauty salon or beauty parlor means a business dealing with cosmetic treatment for men and women, which is from the hair to toes. Other variations of this type of business are including hair salons and spas. A beauty salon has become an almost iconic image in Pakistan and other countries. A beauty salon and beauty products are also a center for community news and confessions. This article focuses on Islam and issues due to Beautification effects in our society, religious.

Keywords: زیب وزینت، حمام، بناؤ سنگھار، سرجری، معاشرت

* لیکچرار، شعبہ علوم اسلامیہ، دی یونیورسٹی آف لاہور

** ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، دی یونیورسٹی آف لاہور

زیب وزینت کا مفہوم

زیب وزینت کا مطلب ہے کہ کسی انسان کا سجنا، سنورنا، بناؤ سنگھار کرنا، اپنی شخصیت میں خوبصورتی اور نکھار پیدا کر کے مزید بہتر اور دوسروں انسانوں سے منفرد اور دلکش نظر آنا۔

اس مفہوم کو عربی، اردو، فارسی اور انگریزی وغیرہ میں ہم معنی الفاظ سے ادا کیا جاتا ہے جیسے:

"سجاوٹ، آراستگی، خوبصورتی، زینت، زیب و زینت، تزئین، درستی، سنگھار، خوش نمائی، خوبصورتی، حسن و جمال، سندرتا، رعنائی، تجمیل، سج دھج، آب و تاب، شان و شوکت، تزک و احتشام، کروفر، ٹھاٹھ باٹھ، دھوم دھام۔ [1]

سید احمد دہلوی نے زیب وزینت کی وضاحت زیبائش اور آراستگی قرار دیا ہے۔

"زینت اسم مونث از (زینت بمعنی سنوارنا) زیبائش، آراستگی، زیب وزینت، تکلف، سجاوٹ، بناؤ سنگھار درستی مکان وفرش وغیرہ" [2]

عربی زبان میں اس مفہوم کو ادا کرنے کے لیے تزین، تجمل، حلیہ اور تبرج وغیرہ کے الفاظ زیادہ تر استعمال کیے جاتے ہیں۔ عربی زبان کی مستند لغت لسان العرب میں زین، الزینۃ اور جمال کے معنی درج ذیل ہیں:

والزِّيْنَةُ والزُّونَة: اسْمٌ جَامِعٌ لِمَا تُزُيِّنَ بِهِ، وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَلا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْها مَعْنَاهُ لَا يُبْدِينَ الزِّينَةَ الْبَاطِنَةَ كالمِخْنقة والخَلْخال والدُّمْلُج والسِّوار [3]

" زین زیناوعیہ کا معنی آرائش ہے۔ اصل میں تزین 'ازدان' کے معنی میں ہے اور حدیث خزیمہ میں ہے کہ وہ زینۃ سے مشعل ہے۔ زینت ایک جامع اسم ہے اور جس چیز کے ساتھ آرائش کی جائے اس کا مفہوم بھی بتاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ: عورتیں اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں۔ الخ۔ اس کا مطلب ہے کہ عورتیں چھپی ہوئی زینت کو ظاہر نہ کریں جیسے گردن، پازیب، بازوبند اور کنگن۔"

---

[1] سرہندی، وارث، قاموس مترادفات، اردو سائنس بورڈ اپر مال، لاہور، ۱۹۸۶ء ص: ۲۷

[2] دہلوی، سید احمد، فرہنگ آصفیہ، اردو بازار، لاہور، ۱۹۷۴ء، ۲: ۴۲۰

[3] افریقی، ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، نشر ادب الحوذہ، قم، ایران، ۱۴۰۵ھ، ۱۳: ۲

لسان العرب میں ابن منظور 'الجمال' کے معنی بیان کرتے ہیں:

"الجَمَال: مَصْدَرُ الجَمِيل، وَالْفِعْلُ جَمُلَ. وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: وَلَكُمْ فِيها جَمالٌ حِينَ تُرِيحُونَ وَحِينَ تَسْرَحُونَ أَي بَهَاءٌ وَحُسْنٌ[1]

"اس کا مصدر الجمیل اور فعل جمل ہے اور اللہ کا فرمان ہے: تمہارے لیے اس میں خوبصورتی ہے جب تم شام کو چرا کر لاتے ہوئے اور جب ان کو لے کر جاتے ہو۔ یعنی اس کے ساتھ خوبصورتی۔"

امام راغب 'مفرادات القرآن' میں لکھتے ہیں:

الجمال کے معنی حسن کثیر کے ہیں اور یہ دو قسم پر ہے:

(i) وہ جو خاص طور پر بدن یا نفس یا عمل میں پائی جاتی ہے۔

(ii) وہ خوبی جو دوسرے تک پہنچنے کا ذریعہ بنتی ہیں۔

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: " إن الله جميل يحب الجمال "یعنی اللہ تعالی سے سے خیرات کثیر کی فیضان ہو تا ہے لہٰذا جو اس صفت کے ساتھ متصف ہو گا وہی اللہ کو محبوب ہو گا اور جمیل و جمال مبالغہ کے صیغے ہیں۔[2]

زینت خارجہ: جیسے مال وجاہ وغیرہ جو انسان کے لیے باعث زینت بنتے ہیں۔ لہٰذا آیت کریمہ ہے:

﴿ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ ٱلْإِيمَـٰنَ وَزَيَّنَهُۥ فِى قُلُوبِكُمْ ﴾[3]

"اللہ نے تمہیں ایمان کی محبت دی اور اس کو تمہارے دلوں میں عمدہ کر دکھایا۔"

انگریزی زبان میں Human Beautification اور Human Fashion کے معانی بیان ہوئے ہیں۔

جیسا کہ آکسفورڈ ڈکشنری میں Human Beautification درج ذیل ہے:

(i)" Beautification :(biu: tifike: fen): The action of beautifying; embellishment, adornment[4]

---

[1] ا افریقی، ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، نشر ادب الحوذہ، قم، ایران، ۱۴۰۵ھ، ۱۱ : ۱۲۶

[2] اصفہانی، امام راغب، مفردات القرآن، ترجمہ: محمد عبدہ، فیروز پور کی، اہل حدیث اکادمی، کشمیری بازار، لاہور، ۱۹۷۱ء، ص:۱۹۳

[3] الحجرات:۴۹، ۷

[4] James A. H. Murray, "The Oxford English Dictionary", Oxford at the clarendon Press 1933. P:743

(ii)‘‘ prevailing custom in dress the made of dress speech ect, adopted in society for time being’’[1]

اللہ تعالیٰ نے کائنات کو خوبصورت بنایا ہے اور ہرے بھرے درختوں پھولوں، پھلوں، پہاڑوں، دریاؤں، سورج، چاند اور ستاروں سے مزین کیا ہے۔ تاکہ انسان اس خوبصورتی سے لطف اندوز ہو سکے نفس میں وسعت اور تصور میں گہرائی پیدا ہو جس سے وہ اپنے رب کو پہچان سکے۔

زیب وزینت کی ضرورت واہمیت

انسانی فطری خواہش ہے کہ وہ دوسروں سے زیادہ نمایاں نظر آئے، چنانچہ انسان اس جذبے کی تسکین کے لئے زمانہ قدیم سے ہی خود کو سجانے اور سنوارنے کے مختلف طریقے استعمال کرتا ہے۔

انسانی سجاوٹ وزیورات کی ابتداء کے بارے میں Anamorca لکھتی ہیں کہ:

‘‘Some of these prehistoric graves have recently been excavated by archeologists. They show the human culture began with personal ornamen ....in the grave of young man a Barma Granda, the Grimaldi Cave in Italy the famous prehistoric necklace of fish vertebrae, strage, teeth and shell was found by Dr. Vemeau of Paris.[2]

"ماہرین آثار کو حال ہی میں قدیم قبروں سے کچھ اشیاء ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ انسانی تہذیب کا آغاز خود کو سجانے سے ہوا تھا جو بلآخر ترقی کرتے کرتے مختلف رسوم ورواج اور فنون بن گئے اٹلی میں Grimaldi غار میں نوجوان کی قبر سے قبل از تاریخ کا گلوبند ملا ہے، یہ مچھلی کے مہروں، بارہ سنگھے کے دانتوں اور سیپوں سے بنایا گیا تھا یہ پتھر کے زمانے کا غالباً سب سے زیادہ فنکارانہ زیور ہے اسے پیار کرکے ڈاکٹر وریونے دریافت کیا"

"The Earliest form of Ornament perhaps body painting"[3]

---

[1] Oxford Encylopedia Dictionary,Book Association with Oxford University,vol.1,p:604

[2] Anamorca Ahmar , Art And Architeeture,p:6-7

[3] Anamorca Ahmar , Art And Architeeture,p:7

انسانی شخصیت کی خوبصورتی کے لیے ہر تہذیب اور قوم میں لباس کی آرائش و زیبائش کی جاتی رہی ہے۔ اس کے بارے میں ابن خلدون نے یوں تحقیق کی ہے:

"درزیگری کی صنعت مغربیت و شہریت کی خصوصیت ہے کیونکہ دیہات کے بدوان جھگڑوں سے بے نیاز ہیں دو کپڑوں کو اوڑھ لیا کرتے۔ اقلیم اول میں بسنے والے سیاہ فام لوگ کپڑے نہیں پہنتے یہ صفتیں چونکہ قدیم مانی گئی ہیں اس لیے ان کی نسبت حضرت ادریس علیہ اسلام کی طرف کی جاتی ہیں۔ وہ نہایت قدیم نبیوں میں سے ہیں اور اس کی ایجاد کرنے والے ہیں بعض نے ان کو اس کا موجد جانتے ہیں۔ کپڑوں کو ٹکڑوں کی شکل میں کاتنا، کترنا، پھر ان سے خوبصورت و خوش وضع لباس سینا یہ سب شہریوں کے جونچلے ہیں۔"[1]

لباس اور بناؤ سنگھار کے بارے میں حتمی طور پر کچھ کہنا بڑا مشکل ہے کیونکہ لباس پہننے والے کے لئے ذوق آئینہ دار ہوتا ہے مرد حضرات اپنے لباس میں ہلکے رنگ استعمال کرتے ہیں جبکہ خواتین زیادہ تر شوخ رنگوں کے کپڑے پہنتی ہیں اور ان کو بیل، بوٹے، گوٹے اور فرل سے خوبصورت بناتی ہیں۔[2]

انسانی چہرے کی زیب و زینت بھی قدیم زمانہ سے چلی آرہی ہے Tatooing کے ذریعہ چہرہ انسانی، چہرے پر نقش و نگار بنائے جاتے تھے۔ عورتیں، مٹی اور راکھ بھی چہرے کی صفائی کے لئے استعمال کرتی تھیں۔

"سرمہ، گلگونہ، اُبٹنا اور غازہ قدیم زمانہ میں عورتیں اپنی آرائش کے لیے استعمال کرتی تھیں۔ غازہ کی ابتداء کے (جو ایک قسم کی سرخی ہوتی ہے) مشرقی ممالک سے ہوئی اور اس کا مبداء ایران تھا ایشیائی ممالک کی خواتین چہرے پر اُبٹنا ملتی تھیں جس سے نا صرف جلد کی صفائی ہوتی بلکہ ہلکا سا رنگ بھی آجاتا تھا۔[3]

زیب و زینت اور سجنے سنورنے کے نئے نئے انداز صرف خوبصورت نظر آنے والے لوگ نہیں کرتے بلکہ ہر انسان اپنے آپ کو سنوارنے کی کوشش کرتا ہے۔ فیشن کے شوق میں یہ بھی نہیں دیکھا جاتا کہ فیشن کرنے

---

[1] ابن خلدون، مقدمہ ابن خلدون، مترجم: سعد حسن خان یوسفی، نور محمد کارخانہ تجارت کتب، کراچی، ص:۴۰۰

[2] گھریلو انسائیکلوپیڈیا، عملہ ادارت مرکزی اردو بورڈ، لاہور، ۱۹۷۰ء، ص:۱۵۵۔۱۵۶

[3] اردو انسائیکلوپیڈیا، ص:۱۱۰۵

والے پر وہ فیشن جچ بھی رہاہے کہ نہیں۔ کیونکہ اس لوگوں کو فیشن ایبل کہلانے کا جنون ہو تا ہے۔
ابتداء میں خواتین اپنی آرائش وزیبائش پر خصوصی توجہ دیتی تھیں لیکن آج دور جدید میں خواتین کے ساتھ ساتھ مردوں کی آرائش کے لیے بھی بیوٹی پارلر بن گئے ہیں امیر مرد اپنے فالتو پیسے سے نت نئے ڈیزائن کے کپڑے بنوا کر اور اپنی آرائش کے انوکھے طریقے اپنا کر دوسروں سے منفرد نظر آنے کی کوشش کرتے ہیں دوسرے لوگ جب ان کو دیکھتے ہیں تو ان کی تقلید میں فیشن اپنا لیتے ہیں اس طرح فیشن ایک دوسرے کی تقلید بن جاتے ہیں فیشن کے بارے میں فلوگیل نے بڑے جامع انداز سے روشنی ڈالی ہے ان کا بیان ہے کہ:

"اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ فیشن کا اساسی مقصد مقابلہ میں مضمر ہے۔ وہ مقابلہ جو جنسی اور سماجی نوعیت کا ہے مگر جس میں جنسی محرکات کے مقابلے میں سماجی عناصر زیادہ نمایاں اور ممتاز ہیں"[1]

زیب وزینت قرآن مجید کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عورت ہوے یامرد زیب وزینت سے منع فرمایا جیسا کہ سورۃ الاعراف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

﴿ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ ٱللَّهِ ٱلَّتِيٓ أَخْرَجَ لِعِبَادِهِۦ وَٱلطَّيِّبَٰتِ مِنَ ٱلرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ ﴾[2]

"(اے نبی ﷺ) آپ کہہ دیجئے کہ جو زینت (وآرائش) اور کھانے (پینے) کی پاکیزہ چیزیں خدا نے اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہیں ان کو حرام کس نے کیا ہے؟ کہہ دو کہ یہ چیزیں دنیا کی زندگی میں ایمان والوں کے لیے ہیں اور قیامت کے دن خاص ان ہی کا حصہ ہوں گی"

اللہ تعالیٰ نے اپنے ماننے والوں کو رجوع کرنے اور صاف ستھرا رہنے کی تلقین کی ہے۔ پاکیزہ رہنے والے انسان کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا:

---

[1] سلیم اختر، عورت جنس اور جذبات، ص:۴۱

[2] الاعراف:۳۲

﴿إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلتَّوَّٰبِينَ وَيُحِبُّ ٱلْمُتَطَهِّرِينَ﴾[1]

" بے شک نہیں کہ اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے"

قرآن کریم میں سورۃ المدثر میں رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو لباس کے بارے میں فرمایا گیا:

﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾[2]

" اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو"

اللہ تعالیٰ نے لباس صحیح رکھنے اور اس کی حفاظت کرنے کو تقویٰ کا ذریعہ قرار دیا ہے:

﴿يَٰبَنِيٓ ءَادَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَٰرِي سَوْءَٰتِكُمْ وَرِيشًا وَلِبَاسُ ٱلتَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ ذَٰلِكَ مِنْ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ﴾[3]

" اے نبی آدم ہم نے تم پر پوشاک اتاری کہ تمہارا ستر ڈھانکے اور (تمہارے بدن کو) زینت (دے) اور (جو) پرہیز گاری کا لباس (ہے) وہ سب سے اچھا ہے۔یہ خدا کی نشانیاں ہیں تا کہ لوگ نصحیت پکڑیں"

اللہ تعالیٰ نے کائنات کو خوبصورت بنانے کے لئے آسمانوں کو ستاروں سے مزین کیا زینت کرنا اللہ تعالیٰ کی سنت ہے:

﴿إِنَّا زَيَّنَّا ٱلسَّمَآءَ ٱلدُّنْيَا بِزِينَةٍ ٱلْكَوَاكِبِ﴾[4]

"بے شک ہم ہی نے آسمان دنیا کو ستاروں کی زینت سے مزین کیا۔"

آسمان دنیا کو دیکھنے والوں کی نگاہوں میں جو زینت دی گئی اس کا بیان فرمایا کہ اس کے سورج اور چاند کی روشنی زمین کو جگمگاتی ہے جیسے آیت کریمہ میں ہے کہ:

﴿زَيَّنَّا ٱلسَّمَآءَ ٱلدُّنْيَا﴾

---

[1] البقرۃ:۲۲۲

[2] المدثر:۴

[3] الاعراف:۲۶

[4] الصافات:۶

"ہم نے آسمان دنیا کو زینت دی ستاروں کے ساتھ۔"

کائنات کی ہر چیز انسان کے لئے خوبصورتی کا سامان پیدا کرتی ہے اللہ تعالیٰ کا انعام متقی اور نیکوکاروں کے لئے جنت ہے اللہ تعالیٰ نے جنت زیب وزینت سے سجایا ہوا ہے اس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی جیسا کہ ارشاد فرمایا:

﴿يُطَافُ عَلَيْهِم بِصِحَافٍ مِّن ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ ۖ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ ٱلْأَنفُسُ وَتَلَذُّ ٱلْأَعْيُنُ ۖ وَأَنتُمْ فِيهَا خَٰلِدُونَ﴾[1]

" ان پر سونے کی پرچوں اور پیالوں کا دور چلے گا۔ اور وہاں جو جی چاہے اور جو آنکھوں کو اچھا لگے (موجود ہو گا) اور (اے اہل جنت) تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔"

کائنات اللہ تعالیٰ کی صفت جمیل کی مظہر ہے جو انسان کے ذوق جمالیات کو تسکین پہنچاتی ہے مگر اس کائنات کی خوبصورت ترین مخلوق انسان ہے جس بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا ٱلْإِنسَٰنَ فِىٓ أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ﴾[2]

"کہ ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت میں پیدا کیا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ہدایت دی ہیں کہ جب وہ مسجد جایا کریں تو زینت سے جایا کریں:

﴿يَٰبَنِىٓ ءَادَمَ خُذُوا۟ زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾[3]

"اے نبی آدم! جب مسجد جاؤ زینت سے جاؤ۔"

اللہ تعالیٰ زینت کے لئے حکم دیتا ہے زینت سے مراد لباس ہے جو ستر پوشی کے علاوہ جمال کے لئے استعمال کیا جائے۔ مثلاً اچھا کپڑا وغیرہ۔ آیت اور جو کچھ اس معنی میں سنت میں وارد ہے۔ اس سے نماز کے وقت زینت کرنا مستحب ثابت ہوتا ہے خصوصاً جمعہ و عیدین کے موقع پر خوشبو لگانا بھی مسنون طریقہ ہے۔ اس لئے کہ وہ زینت میں سے ہے اور مسواک کرنا کیونکہ وہ زینت کو پورا کرتا ہے۔ سب سے افضل سفید کپڑا ہے۔

پیر محمد کرم شاہ سے عمدہ لباس اور زیب وزینت کے بارے میں تحقیق سے ثابت کیا ہے کہ رسول کریم ﷺ

---

[1] الزخرف:۷۱

[2] التین:۴

[3] الاعراف:۳۱

کی سنت ہے:

امام فخر الدین رازی نے عمدہ لباس کے علاوہ زیب وزینت کی تمام اشیاء کو اس کے مفہوم میں داخل کیاہے خواہ ان کا تعلق لباس کی نفاست جسم کی لطافت یاگھر کی آرائش سے ہو۔ چنانچہ حضرت مکحول حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ: آنحضرت ﷺ گھر تشریف فرماتھے اور بعض لوگ باہر کھڑے تھے۔ آپ جب باہر تشریف کے جانے لگے تو اپنی ریش مبارک اور گیسوہائے عنبرین کو درست فرمایااور عمامہ مبارک کو سنوارا۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیااے اللہ کے رسول ﷺ آپ بھی یوں اہتمام فرمارہے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

" نعم، إذا خرج الرجل إلى إخوانه فليهيئ من نفسه، فإن الله جميل يحب الجمال"[1]

"ہاں جب کوئی اپنے بھائیوں کی ملاقات کے لیے جانے تو تیار ہو کر جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود جمیل ہے۔اور خوبصورتی کو پسند کرتاہے۔"

لباس جاہلیت میں دستور تھاکہ قریش کے سوااہل عرب کی عورتیں اور مرد برہنہ طواف کرتے تھے وہ کہتے کہ جن کپڑوں میں ہم نے گناہ کیاہے۔ انہیں پہن کر عبادت نہیں کرسکتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ حلال وہی ہے جو اس نے اپنے رسول ﷺ کی معرفت سے حلال کیاطواف اور نماز میں بنی آدم اپنے ستر ڈھانکیں اور زینت کریں۔[2]

مفتی محمد شفیع نے وضاحت کی کی حضرت حسن نماز کی ادائیگی سے پہلے زینت کاخیال رکھتے تھے۔

لباس کو لفظ زینت سے تعبیر کرکے اس طرف اشارہ ہے کہ نماز میں افضل واولیٰ یہی ہے کہ صرف ستر پوشی پر کفائت نہ کی جائے بلکہ اپنی سنت کے مطابق لباس زینت اختیار کیاجائے۔

"حضرت حسن کی عادت تھی کہ نماز کے وقت اپناسب سے بہتر لباس پہنتے تھے اور فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جمال کو پسند فرماتے ہیں اس لئے میں اپنے رب کے لئے زینت و جمال کو اختیار کرتا

---

[1] الازہری، محمد کرم شاہ، پیر، ضیاء القرآن، الاعراف:۳۱، ۲: ۲۲

[2] دہلوی، احمد حسن، احسن التفاسیر، الاعراف:۳۱، ۲: ۲۴۸-۲۴۹

ہوں۔"[1]

کسی چیز کو حلال یا حرام ٹھہرانا صرف ایک ذات پاک کا حق ہے جس نے اس کو پیدا کیا اس لیے وہ لوگ قابل اعتاب و عذاب ہیں جو حلال کی ہوئی عمدہ پوشاک اور لذیذ خوراک کو حرام سمجھیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں خواتین کے لئے زیورات کی حلت و حرمت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ أَوَمَن يُنَشَّؤُا فِي ٱلْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي ٱلْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ﴾[2]

"کیا وہ جو زیور میں پرورش پائے اور جھگڑے کے وقت بات نہ کر سکے (خدا کی) بیٹی ہو سکتی ہے؟

ابو الاعلیٰ مودودی نے یوں وضاحت کی ہے:

اس آیت میں عورتوں کے زیور کے جواز کا پہلو نکلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے زیورات کو ایک فطری چیز قرار دیا ہے۔ یہی چیز احادیث سے بھی ہے۔ امام احمد ابو داود اور نسائی حضرت علی روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک ہاتھ میں ریشم اور دوسرے ہاتھ میں سونا لے کر فرمایا: یہ دونوں چیز یں لباس میں استعمال کرنا میری امت کے مردوں پر حرام ہے۔" قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے زیورات کو زینت قرار دیا ہے۔

﴿ وَهُوَ ٱلَّذِي سَخَّرَ ٱلْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا﴾[3]

" اور وہی تو ہے جس نے دریا کو تمہارے اختیار میں کیا تا کہ اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ اور اس سے زیور (موتی وغیرہ) نکالو۔"

پیر محمد کرم شاہ کی رائے سے زینت کی اشیاء کے بارے میں یوں ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنی نوازشات کی طرف توجہ مبذول کرا رہا ہے کہ ان نیل گوں سمندوں کو دیکھو کہ جن کا کوئی کنارہ نہیں۔ اس میں اٹھنے والے طوفان تیز ہیں لیکن ان سب کو حکم کا پابند کر دیا ہے خوراک کے انتظام کے علاوہ تمہاری زینت کے لیے خوب

---

[1] محمد شفیع، مفتی، معارف القرآن، الاعراف:۳۱، ۳: ۵۴۳

[2] الزخرف:۱۸

[3] النحل:۱۴

صورت موتی آرائش انسانی کے کام آتے ہیں[1]

قرآن کریم میں سب مومن عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ زیب وزینت کریں مگر ظاہر نہ کریں۔

﴿ وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ﴾[2]

"اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (یعنی زیور کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو ان میں سے کھلا رہتا ہو۔"

حدیث کی روشنی میں زیب وزینت

احادیث مبارکہ میں زیب وزینت کی ضرورت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

قال: أتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم زائرا في منزلنا، فرأى رجلا شعثا، فقال: «أما كان هذا يجد ما يسكن به شعره» ورأى رجلا عليه ثياب وسخة، فقال: «أما كان هذا يجد ما يغسل به ثوبه- [3]

"حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری ملاقات کے لیے تشریف لائے۔ آپ نے ایک پراگندہ بالوں کی حالت میں دیکھا جس کے سر کے بال متفرق تھے۔ فرمایا ایسی چیز نہیں پاتا جس سے اپنے بالوں کو درست کرے۔ آدمی کو دیکھا کہ اس کے بدن پر میلے کپڑے ہیں فرمایا: شخص اس چیز کو نہیں پاتا جس سے اپنے کپڑے دھوئے۔"

اس سے متعلق حدیث میں زینت کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

" عن أبي الأحوص، عن أبيه، قال: دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فرآني سيئ الهيئة، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: «هل لك من شيء؟» قال:

---

[1] الازہری، محمد کرم شاہ، پیر، ضیاء القرآن، النحل:۱۴، جلد ۴، ص ۵۶۱

[2] النور:۳۱

[3] إبن حبان ،محمد بن حبان بن أحمد ،صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان، مؤسسة الرسالة، بيروت، 1993 ،حديث:5483

نعم، من كل المال قد آتاني الله، فقال: «إذا كان لك مال فلير عليك "[1]

ابو الاحوص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کی کدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے مجھے بری حالت میں دیکھا تو فرمایا کیا تیرے پاس کچھ بھی ہے؟ میں نے کہاہاں! مجھے اللہ نے تمام مال عطاء کیاہے تو فرمایا: تیرے پاس مال ہے تو اس کی نعمت کو نظر بھی آناچاہیے۔

درجہ بالا احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ جسمانی زینت بھی کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ شریعت اسلام میں یہ پسندیدہ عمل ہے کہ مسلمان اپنا لباس اور وضع قطع، شکل وصورت میں حسن پیدا کرے۔ اہل عرب دیہات اور صحراء کے ماحول میں رہتے تھے جس کے زیر اثر لوگ صفائی و آرائش میں بے اعتنائی برتتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کی ترتیبت اس طرح کی کہ وہ متمدن قوم بن گئے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جن لوگوں کے ت میل کچیل کو دیکھنے کی وجہ سے نفرت ہوتی تھی وہی لوگ شریعت اسلام کے اصولوں کے مطابق ہوئے تو وہ آنکھوں کا تارا بن گئے۔ شریعت اسلام میں عورتوں کو خاص زیب وزینت کا حکم دیا گیا ہے۔ ویسے بھی عورتوں کی فطرت میں شامل ہے۔ کہ عورتوں کو مہندی کے ذریعے اپنے ہاتھوں کی آرائش وزیبائش کا حکم دیا گیا اس سے ایک تو ان کی زینت میں اضافہ ہوگا، اور دوسرا مردوں اور عورتوں کے ہاتھوں میں فرق ہوگا۔ ہاتھوں کی زینت کے بارے میں ایک روایت میں یہ حکم ہے:

"عن عائشة رضي الله عنها، قالت: أومت امرأة من وراء ستر بيدها، كتاب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقبض النبي ﷺ يده، فقال:ما أدري أيد رجل، أم يد امرأة؟ قالت: بل امرأة، قال: «لو كنت امرأة لغيرت أظفارك» يعني بالحناء"[2]

"حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پردے کی اوڑ میں اشارہ کیا اس کے ہاتھ میں کتاب تھی جو آپ کے لیے تھی۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ سمیٹ لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ یہ عورت کا ہاتھ ہے یا مرد کا۔ اس عورت نے کہا کہ عورت کا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا

---

[1] النسائي، أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي، سنن النسائي ، كتاب الزينة ، باب ذكر ما يستحب من لبس الثياب وما يكره منها، مكتب المطبوعات الإسلامية ، حلب،1984 ،حديث:5294

[2] أبو داود،سليمان بن الأشعث، سنن أبي داود،كتاب الترجل ،باب في الخضاب للنساء، المكتبة العصرية،بيروت،حديث:4144

: کہ عورت ہوتیں تو اپنے ناخنوں کو مہندی سے رنگتیں۔"

خوبصورتی کو صرف انسان ہی نہیں پسند کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ بھی پسند کرتا ہے۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے:

"عن عبد الله بن مسعود، عن النبيﷺ قال:لا يدخل الجنة من كان في قلبه مثقال ذرة من كبر قال رجل: إن الرجل يحب أن يكون ثوبه حسنا ونعله حسنة، قال: «إن الله جميل يحب الجمال "[1]

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جس کے دل میں ذرہ برابر غرور ہو گا وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا ایک آدمی نے کہا: کہ آدمی پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے خوبصورت ہوں اور اس کے جوتے اچھے ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔

خوبصورتی، خوشنائی اور جمال یا لطیف ذوق ہے کہ خالق کائنات سے لیکر مخلوق تک بھی اس کو پسند کرتے ہیں۔ اس لیے اسلام میں انسانی آرائش و زیبائش اور زیب و زینت کو حُسن کہا گیا ہے اور نماز جیسی اہم عبادت کے وقت بھی اپنی زیب و زینت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ کہ جس سے اس کی ضرورت و اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔

زیب و زینت کے جدید طریقے

انسان قدیم زمانے سے ہی اپنی شخصیت کی سجاوٹ اور زیب و زینت کے نت نئے طریقے تلاش کرتا آرہا ہے۔ پہلے زمانے میں اگر کوئی فیشن ایجاد ہوتا تو وہ صرف ایک علاقے تک محدود رہتا تھا لیکن آج کا دور کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کا دور ہے۔ اس طرح ہم دوسرے ممالک کے فیشن اور زیب و زینت کے جدید رجحانات سے واقفیت حاصل کرتے ہیں۔ میڈیا بھی اس سلسلے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ آج کے دور میں فیشن بین الاقوامی طور پر مقبولیت حاصل کر لیتا ہے اور پوری دنیا میں یا تو اسے قبول کر لیا جاتا ہے یا رد کر دیا جاتا ہے۔

لباس ہماری شخصیت کا آئینہ دار ہوتا ہے لیکن آج کل مختصر لباس کو اپنایا جارہا ہے۔ دوپٹہ لینے کا فیشن ہی ختم ہو چکا ہے۔ دوپٹے لاکٹ کے طور پر گلے میں ڈالا جاتا ہے۔ بعض اوقات تو روپے کول باکس میں شامل ہی نہیں کیا جاتا۔ ڈیپ گلے اور سلیولس کے علاوہ ایک ایسا لباس پہنا جارہا ہے جو ملنے والے کی جسمانی ہیئت اور وضع قطع کو

[1] مسلم بن الحجاج، صحيح مسلم ، كتاب الإيمان ، باب تحريم الكبر وبيانه، دار إحياء التراث العربي، بيروت، حديث:147

واضح کرنے والا ہوتا۔ خواتین ایسے تنگ لباس یا چست لباس پہنتی تھیں لیکن آج کل خواتین کے ساتھ ساتھ مرد بھی تنگ لباس پہن رہے ہیں۔یہی تنگ لباسی عریانیت کو فروگ دے رہی ہے۔دور حاضر میں فیشن کی دوڑ میں نمایاں نظر آنے کے لیے اور مغرب کی تقلید کرنے کے لیے عام مسلمان خواتین بھی عریاں لباس پہن رہی ہیں۔

دور جدید میں مغربی تقلید کی وجہ سے خواتین میں بے حیائی اور عریانیت کا رجحان پیدا ہو گیا ہے۔یہ رجحان جس تیزی سے بڑھ رہا ہے ان سے عریانیت میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔عورت کے ذہن میں ہی تصور بیٹھ گیا ہے کہ اس کی خوبصورتی جسمانی ہیئت اور خوشنا لباس دوسروں سے چھپانے کے لئے نہیں بلکہ دوسروں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لیے ہے اور اس کو عین فطرت انسانی کہا جارہا ہے۔[1]

صنف نازک فیشن پرستی کے نام پر عریانیت کی حدود کو چھور ہی ہے عورتوں نے بن سنور کر اور حسن و جمال کا مجسم اشتہار بن کر باہر نکلنے کو اپنا شعار بنالیا ہے۔لباس کے نہایت ہی فحش اور عریاں فیشن فروغ پار ہے ہیں۔فیشن شو کے نام پر نوجوان لڑکیاں مختصر اور چست لباس کی نمائش کرتی ہیں تا کہ دوسری نوجوان لڑکیاں بھی اس حیا کش لباسی کو اختیار کریں۔[2]

عورتوں نے چست اور مختصر لباس کے علاوہ جینز،شرٹ اور پتلون وغیرہ کو بھی فیشن کے طور پہننا شروع کر دیا ہے۔لباس کو زپ اور cuts کے ذریعے مزید عریاں بنایا جارہا ہے۔جب خواتین ایسے لباس پہن کر بازاروں وغیرہ میں پھرتی ہیں تو اس معاشرے بھی مغربی معاشرے کا گمان ہونے لگتا ہے۔اسلام نے مردوں کے لیے سلک ریشم اور دیگر نرم و نازک کپڑوں کا استعمال منع کیا ہے لیکن آج کل اسلامی تعلیمات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے مرد حضرات ریشم ،سلک اور اور چمکیلے کپڑے کا لباس پہن رہے ہیں اور رنگ اتنے شوخ ہوتے ہیں کہ جیسے وہ لباس میں عورتوں کی نقل اتارنے کی کوشش کر رہے ہیں۔مردانہ لباس میں سرخ، سبز ، جامنی، میر وان و دیگر شوخ رنگ استعمال کرنے کے علاوہ اس پر ایمبرائیڈری کروانے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔مردوں کا اپنے از از سے ٹخنوں کو

---

[1] عمری، جارالدین، مسلمان عورت کے حقوق اور ان پر اعتراضات کا جائزہ، ص ۵۵

[2] دوماہی طیب، نومبر تا دسمبر، ۲۰۰۲ء، رپورٹ اخت عمران ناظر، ج ۲، ش ۹۔

ڈھانپنا اور عورتوں کا اپنے ٹخنے ننگا رکھنا بھی فیشن میں شامل ہو چکا ہے۔ اب لوگ فیشن سے متاثر ہو کر جینز ،ٹی شرٹس اور سپورٹس کلاتھ کا استعمال کرتے ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ شرٹ پر مختلف تصاویر بنانے کا رجحان گانے والوں کی طرف سے دیکھ کر بڑھ رہا ہے۔ مردوں میں زیورات پہننے کا رجحان بھی تیزی سے بڑھ رہا ہے دور حاضر میں مردوں میں سونے کی زنجیر، لاکٹ، بالیاں، رنگارنگ انگھوٹھیاں، کڑے، چوڑیاں اور کور کے پہنا عام ہو گیا ہے۔ کانوں میں بھی بالیاں ڈالی جاتی ہیں۔ [1]

انسانی حُسن کو مزید نکھانے اور اس کی زیبائش کے لیے میک اپ میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال ہو رہا ہے۔ پہلے تو صرف خواتین بیوٹی پارلرز ہوتے تھے اور سنورنا صرف عورتوں تک ہی مخصوص تھا۔ دور جدید میں مردوں میں بننے سنورنے کا رجحان عورتوں سے بھی زیادہ ہے۔ مردوں کے بھی اسی طرح بیوٹی پارلرز بن گئے ہیں جس طرح عورتوں کے لیے ہیں۔ شادی کے موقع پر جس طرح ان کا میک اپ کیا جاتا ہے اسی طرح دولہا کا میک اپ بھی لایا جاتا ہے اور یہ ایک فیشن بن گیا ہے۔ اب زیب وزینت مستقل ذریعہ معاش بن گیا ہے۔

انسانی حسن میں اضافہ کرنے کے لیے مختلف قسم کے طریقے استعمال کئے جارہے ہیں۔ خواتین کے ساتھ ساتھ مردوں میں بھی اس کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ حسن میں اضافہ کرنے کے چند اہم طریقے درج ذیل ہیں۔ **فیشل** اس طریقہ میں چہرے کو پہلے بھاپ دی جاتی ہے اور پھر ماسک لگایا جاتا ہے۔ جس سے چہرے کی رنگت نکھر جاتی ہے اس کی بہت سی اقسام ہیں یہ مردوں اور عورتوں دونوں میں مقبول ہو رہا ہے۔ بعض اوقات بغیر زیب وزینت کئے بغیر مردوں یا عورتیں گھروں سے باہر بھی نہیں نکلتے۔ دور حاضر میں زیب وزینت کے چند مشہور طریقے مندرجہ ذیل ہیں:

ماسک بڑے حیران کن انداز میں جلد کو صاف کرنے کا جدید طریقہ ہے۔ یہ جلد کو نکھارنے کا ایک آسان اور موثر طریقہ ہے۔ جو جلد کو مناسب دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ قبل از وقت بڑھاپے سے بچاتا ہے۔

تھریڈنگ سے مراد سخت دھاگے یا تار کے ذریعے چہرے اور بازوؤں سے بال صاف کرکے انہیں خوبصورت بنایا جاتا ہے۔

---

[1] دوماہی طیبات، جون تا جولائی ۲۰۰۲ء، رپورٹ: مریم خنساء، ج ۲، ش ۳، ص ۹

ویکسین سے بازوؤں وغیرہ پر سی اور کھردرے کپڑے کو کریم کے ذریعے اسے چٹایا جاتا ہے اور پھر اس کو زور سے کھینچا جاتا ہے اس طریقہ کو کو ویکسینیشن کہا جاتا ہے جس سے جلد کے بال اتر جاتے ہیں۔

پیڈی کیور اور میڈی کیوز کے طریقے کے مطابق ہاتھوں اور پاؤں کو گرم پانی کے محلول میں ڈبونے کے بعد ملا کر اسے خوبصورت کیا جاتا ہے مساج کر کے انہیں دلکش خوبصورت کیا جاتا ہے۔

بلیچ کریم میں میں کریم کے ذریعے چہرہ اور بازوؤں کے کے بالوں کو بیرنگ کر کے جلد کے رنگ کے ساتھ ہم آہنگ کیا جاتا ہے لیزر شعاعوں کے ذریعے چہرے سے بالوں کو ختم کیا جاتا ہے اور چہرے کی جلد کو دوبارہ خوبصورت اور جوان بنایا جاسکتا ہے ان شعاعوں کی مدد سے سرجری کی جاتی ہے

"Americans who we like to follow in mos and normals they don't want to eat at least facially"[1]

امریکن جن کو ہم ہر لحاظ سے تقلید پسند کرتے ہیں وہ کم از کم شکل وصورت کے لحاظ سے بوڑھے نظر آنا نہیں چاہتے اور خاص طور پر خواتین نہیں کرتیں ۔

پچھلے دس سالوں میں امریکہ میں کلاس میں سرجری کرانے والوں کی تعداد تین گنا ہوئی ہے اور ان پر بہت زیادہ رقم صرف کی جارہی ہے ڈاکٹر ڈیوڈ نے photo modulation کا طریقہ ایجاد کیا جو چند دنوں میں جوان اور خوبصورت بنا دیتا ہے اس طریقہ میں چہرے پر ۲۵ واٹ کے بلب سے کم طاقتور شعاعیں ہفتے میں دو بار ڈالی جاتی ہیں۔ ان کے نزدیک ہی شعاعیں جلد کو دوبارہ نیابنا دیتی ہیں۔ لیزر شعاعوں کے ذریعے سرجری سے انسانی چہرے کی اوپر کی جلد جل جاتی ہے۔ ڈاکٹر ڈیوڈ مکڈ ینال کے نزدیک طریقہ لیزر شعاعوں کے ذریو سرجری سے بہتر ہے۔

چہرے پر سرجری کروانے کے مختلف طریقے ہمارے ہاں بھی مقبول ہو رہے ہیں ۔ کاسمیٹک سرجری ، پلاسٹک سرجری لیزر شعاعوں کے ذریعے سرجری اور روئی کے اس کے ذریعے سرجری کی تمام طریقے انسانی جان کو خوبصورت بنانے کے جدید طریقے ہیں۔

---

[1]Daily Dawn science.com ,Saturday ,September, 14,2002, report by:shahjahan Akhtar,p:9

ان نیشنل ہیر ٹرانسپلانٹ سرجری

سر کے وہ بال جو خود بخود گر گئے ہوں ان کو قدرتی طور پر اگانے کے لئے سرجری کی جاتی ہے جسے انٹر نیشنل لیزر ہئیر ٹرانسپلانٹ سرجری" کہا جاتا ہے۔ اس طریقہ میں سر کے ان حصوں کی مصنوعی طریقے سے پیوند کاری کی جاتی ہے۔ جن پر پہلے بال ختم ہو گئے ہوں۔ اس کی وجہ سے سر کے متاثرہ حصے پر قدرتی طور پر بال اگتے ہیں اور عمر بھر قائم رہتے ہیں آج کل یہ طریقہ عام ہو رہا ہے۔[1]

کاسمیٹک لنیز کا استعمال

کاسمیٹک لنیز کے استعمال سے آنکھوں کو خوبصورت بنانے کے لئے جہاں مختلف قسم کی شیڈز استعمال کی جاتی ہیں۔ وہاں مختلف قسموں کے رنگ برنگے لینز بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ جن کو اسمبلیک لینز کہا جاتا ہے۔ یہ انسانی خوبصورتی میں اضافہ کا باعث بنتے ہیں۔[2] آج کل مردوں کے بال رکھ رہے ہیں اور خواتین بالوں کے مختلف سائز کے علاوہ بالوں کو بہت چھوٹا کرا دیتی ہیں۔ اس کے علاوہ بالوں پر مختلف قسم کی رنگ برنگی شیڈز لگا کر ان کو رنگا جاتا ہے۔ بالوں کو رنگنا تو دور قدیم سے چلا آرہا ہے لیکن آجکل کالے اور براؤن رنگ کے علاوہ سرخ سبز اور دیگر رنگوں میں بالوں کو خوبصورت بنانے کے لئے رنگا جاتا ہے۔ مردوں کا داڑھی منڈوانا بھی جدید فیشن بن گیا ہے۔ کچھ مرد تو بالکل داڑھی صاف کروارہے ہیں۔ اور کچھ داڑھی کے مختلف ڈیزائن بنا کر فیشن ایبل کہلاتے ہیں۔ غرض کہ انسان مرد ہو یا عورت زیب و زینت سے اپنے آپ کو منسلک کرتے ہیں اور نمایاں ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب معیار زندگی ہی ہو گیا ہے کہ جو جتنا مہنگا میک اپ کرے گا وہ اتنا ہی امیر کہلائے گا۔ آج کل سمارٹ نظر آنے کے لئے مختلف قسم کے سلمنگ سینٹرز میں جانا بھی ایک فیشن بن گیا ہے۔ ایسے مراکز میں مختلف قسم کی ورزشوں سے انسانی جسم کو سمارٹ اور خوبصورت بنایا جاتا ہے۔

کرپینگ اور آئرنگ

کرپینگ اور آئرنگ، برمنگ ایک مریکا کی عمل ہے جس کے ذریعے سیدھے بالوں کو با آسانی مصنوئی لہریں عطا

---

[1] ہفت روزہ جنگ، سنڈے میگزین، ۲۸ جولائی تا ۳ اگست 2002

[2] صلاح الدین، ایڈیٹر، ماہنامہ فیشن میگا، اکتوبر ۲۰۰۲، شمارہ ۵، ص: ۸۸

کی جاسکتی ہیں۔ ان لہروں کے ذریعے عارضی اور مخصوص کیمیکلز کی مدد سے بالوں کو مستقل طور پر طویل عرصے کے لئے ہروں والے یا گھنگھریالے بنانے کا عمل پرسنگ کہلاتا ہے۔ اور گھنگھریالے بالوں کو سیدھے کرنے کا عمل آئرنگ کہلاتا ہے۔[1] بالوں میں مصنوعی بال لگانے کا رواج عام ہو گیا ہے۔ بعض لوگ تو گنجے پن کی وجہ سے اور بہت سے لوگ صرف فیشن کے لئے وگ کا استعمال کرتے ہیں۔ مصنوئی ناخن اور مصنوئی پلکوں کے ذریعے بھی خوبصورتی میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ خواتین کانوں میں تین تین یا چار چار بالیاں باٹا میں ڈال کر فیشن کی دوڑ میں آگے جانا چاہتی ہیں۔ مہندی کے ذریعے ہاتھوں اور پاؤں کی سجاوٹ کے علاوہ آج کل مہندی کے ساتھ سیلیس بازوں اور گلے پر تلف ڈیزائن بنائے جاتے ہیں۔ انسانی جلد کو گود کر اس میں رنگ بھرنے کے لئے آج کل الیکٹرک سوئیوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اسکے علاوہ ایسے رنگوں کے ساتھ جلد، نقش و نگار بنانا جو جلد سے آسانی کے ساتھ صاف کیے جاسکتے ہیں بہت عام ہو رہا ہے۔[2]

جدید طریقوں کے اثرات

انسانی سجاوٹ اور زیب و زینت کے جدید طریقوں کو بیان کرنے کے بعد ہم معاشرے پر ان کے اثرات کا جائزہ لینے میں کمیشن ڈیزائنگ ایک تخلیقی کام ہے اس سے انسانی دماغ کی صلاحیتوں کا اظہار ہوتا ہے۔ انسانی زیب و زینت کے ہر پہلو سے متعلق نئے نئے طریقے سامنے آتے ہیں۔ یہ کام اس وقت فروغ پاتے ہیں جب کوئی قوم (عروج حاصل کر چکی ہو اور ہر طرح کا امن وامان ہو۔ آجکل فیشن ڈیزائنگ اور بیوٹی پارلر بہت ترقی کر رہے ہیں۔ پہلے پہل تو لوگ صرف ڈاکٹر اور انجینئرز کو برتری دیتے تھے لیکن آج کل لوگ اس کام کو پیشے کے طور پر اپنا رہے ہیں اور فیشن ڈیزائنر کو اتنی ہی عزت دیجارہی ہے کہ جتنی ایک ڈاکٹر اور انجینئر کو یا دیگر پیشوں سے تعلق رکھنے والے افراد کو ملتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کل دکھاوے اور نمود و نمائش کرنے والوں کو ہی ماڈرن اور تہذیب والا سمجھا جاتا ہے۔ جبکہ اس کے برعکس سادگی پسند لوگوں کی معاشرہ اس انداز سے قدر نہیں کرتا جس طرح ایک ماڈرن انسان کی ہوتی ہے۔

1 ہفت روزہ اخبار جہاں ۲۱ تا ۱۲ اکتوبر ۲۰۰۲ء رپورٹ: سارہ نایاب ص: ۲۰

2 Microsoft Encarta ,Encyclopedia ,2002

خلاصہ بحث

اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، اس میں زندگی کے ہر شعبے متعلق مکمل ہدایات موجود ہیں۔ اسلام کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس نے ہر معاملے میں اس پہلو کو اپنانے حکم دیا جو اعتدال میں ہو۔ اسلامی ضابطہ حیات میں حد اعتدال سے کمی کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا اور نہ ہی حد اعتدال سے بڑھنے کے قابل ستائش سمجھا جاتا ہے۔

زیب وزینت حُسن وجمال زندگی کا اہم پہلو ہے۔ اسلام نے اس کے تعلق کی ایک جامع ہدایات دیں جو حد اعتدال سے بڑھی ہوئی ہیں اور نہ ہی اس سے کم ہیں۔ شریعت نے عورتوں کے لئے زیب وزینت کے باب میں قدرے گنجائش ونرمی اختیار کی، لیکن اس کے ساتھ ہی انہیں پابند کیا کہ ایسا کوئی قدم ہر گز نہ اٹھائیں جس سے فتنے کو تقویت ملے اور بے حیائی وفحاشی کا دروازہ کھل جائے۔ اس سلسلے شریعت نے عورتوں کو پابند کیا کہ سوائے محارم کے کسی کے سامنے زیب وزینت کا اظہار کریں۔ زیب وزینت، بناؤ سنگھار کے اظہار کی اجازت صرف شوہر اور محارم کے سامنے ہے۔ ان میں شوہر اصل ہے، کیونکہ عورتیں عادتاً اس بات کو پسند نہیں کرتیں کہ اپنے محارم والد، بھائی وغیرہ کے سامنے زینت کا اظہار کریں، بلکہ دین دار گھرانوں میں اسے نہایت ہی معیوب سمجھا جاتا ہے کہ بیٹی یا بہن والد یا بھائی کے سامنے بن ٹھن کر رہے۔

جب اصل مقصد شوہر کو خوش وراضی کرنا ہے تو شوہر کے لئے زیب وزینت کرنا یہ ہے کہ گھر میں ہی زیب و زینت کی جائے نہ کہ باہر نکلتے وقت۔ گھر میں سادہ لباس اور عام حالت میں رہنا اور باہر نکلتے وقت خوب اہتمام کرنا شرعاً کسی صورت جائز نہیں۔ یہ زیب وزینت شوہر کے لئے نہیں ہیں بلکہ اجانب وغیر محارم کے لئے ہے۔ زیب و زینت کے باب میں ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ ایسا انداز اختیار نہ کریں کہ جس سے مردوں یا فاسق عورتوں سے مشابہت کی جھلک نظر آئے۔ اور اس سے بھی گریز کیا جائے کہ شریعت نے زیب وزینت کی جن صورتوں کو مباح قرار دیا ہے۔ ان میں سے ہر صورت پر بہر حال عمل کیا جائے کیونکہ اس باب میں مبالغہ کرنا بھی شرعاً مذموم ہے اگر صفائی وسادگی اور حُسن حقیقی پر اکتفاء کرتے ہوئے باطنی حُسن کو اپنے کردار وافعال سے اجاگر کریں تو یہ مصنوعی وبناوٹی حسن سے بدرجہا بہتر ہے کیونکہ اصلی حُسن وجمال اخلاق وکردار کا حسن ہے۔